ڈاکٹر محمد حمید اللہ کی چند مشہور کتب سیرت کا تعارف اور ان کے مندرجات

* لطف الرحمٰن فاروقی

ڈاکٹر محمد حمید اللہ مرحوم (۱۹ر فروری ۱۹۰۸ء۔ ۱۷ر دسمبر ۲۰۰۲ء) دور جدید کے مشرق ومغرب میں مقبول ایک جدید اسلامی محقق ہیں۔ جو علم وتحقیق کے جدید منہاج اور معیار سے پوری طرح آگاہ تھے اور یورپ میں بیٹھ کر تمام زندگی جدید وقدیم منہاج بحث وتحقیق سے استفادہ کرتے رہے۔ ان کے اصل مآخذ قرآن وسنت اور مسلمانوں کے معتبر اہل علم کی تصانیف تھیں۔ انہوں نے اسلام کو بے کم وکاست علمی انداز میں دنیا کے سامنے پیش کیا۔ وہ تحقیق و تصنیف، تلاش وجستجو، نقد واحتساب کے ان تمام ذرائع کو ناقابل تردید حقائق کے ساتھ پیش کرتے ہیں۔ اسلام کے بنیادی مآخذ قرآن وحدیث، فقہ، سیرت اور صدر اسلام کی تاریخ کو موضوع بحث بناتے ہیں۔ وہ ثانوی مآخذ و مصادر پر بھروسہ کرنے کے بجائے اوّلین مآخذ ومصادر کی طرف رجوع کرتے ہیں اور اس سلسلے میں مطبوعات کے ساتھ ساتھ مخطوطات سے بھی استفادہ کرتے ہیں۔ مضمون کی تفہیم کے ساتھ الفاظ کی تحقیق ان کے مآخذ، استعمال، مماثلات، رجال اور مقامات کی تحقیق کے ساتھ ایسی جزئیات کا بھی احاطہ کرتے ہیں جو نادر ونایاب اور دلچسپ معلومات پر مشتمل ہوتی ہیں۔

ان کی تحقیق وجستجو کا ایک پہلو یہ ہے کہ وہ تاریخی مقامات کا بچشم خود مشاہدہ کر کے اطمینان قلب حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور ان مواقع کی شہادت کو قلم بند کر کے اپنے موضوع کو مستند اور محکم بناتے ہیں مثلاً ''عہدِ نبویؐ میں نظام حکمرانی'' کی طبع ثانی کے پیش لفظ میں ''عہد نبویؐ کے میدان جنگ'' میں اضافے کے متعلق لکھتے ہیں:

> ''عہدِ نبوی کے میدان جنگ'' کئی بار چھپی ہے، لیکن خیبر، تبوک، موتہ وغیرہ کے عینی مشاہدہ کا موقع ملے تو کتاب میں اضافہ ہوسکتا ہے۔'' (۱)

مگر اس میں لفظ خیبر پر حاشیہ نمبر ۲ کے تحت لکھتے ہیں:

---

* اسسٹنٹ پروفیسر، دعوۃ اکیڈمی، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد۔

''اس کے لکھنے کے بعد خیبر جا سکا اور کتاب مذکورہ کے انگریزی ایڈیشن میں اس کے متعلق معلومات بڑھا سکا۔'' (۲)

اس بات سے یہ اندازہ لگانا مشکل نہیں کہ کسی بھی موضوع کو مستند بنانے کے لیے آپ کس طرح بے چین و بے تاب رہتے تھے اور مستند شواہد تک پہنچے بغیر موضوع پر قلم نہیں اٹھاتے تھے۔

اس سلسلہ میں میدانِ اُحد کے محل وقوع اور حضور اکرم ﷺ کے جنگ کے لیے اس مقام کے انتخاب کے سلسلہ میں لکھتے ہیں:

''اُحد ایک پہاڑ ہے جو مدینے کے شمال میں تین ساڑھے تین میل کے فاصلے پر شرقاً غرباً پھیلا ہوا ہے کہ مکے کے متعلق سب جانتے ہیں کہ وہ مدینے کے جنوب میں واقع ہے۔ عرصے سے میں یہ سوچتا اور بہتوں سے پوچھتا رہا کہ مکے والے مدینے کے جنوب پر کیوں حملہ آور نہیں ہوئے اور کس مصلحت سے مدینے کے شمال میں جا کر اپنی واپسی اور اپنی کمک وغیرہ کا راستہ بند کر لیا۔ جب میری کسی طرح تشفی نہ ہوئی تو مجبوراً میں اس نتیجے پر پہنچا کہ موجودہ اُحد میں وہ مقام نہیں ہے جہاں غزوہ اُحد پیش آیا اور یہ قدیم اُحد اصل میں مدینے کے جنوب میں قُبا کے قرب و جوار میں کس جگہ واقع ہوگا۔ قدیم مؤرخین اور جغرافیہ نگاروں کے متفقہ بیان کہ اُحد مدینے کے شمال میں ہے اور حتیٰ کہ حضرت حمزہؓ کا مزار بھی میری تشفی نہ کر سکے۔ لیکن جب میں نے برسرِ موقع مقامیاتی (ٹوپوگرافیکل) مطالعہ کیا تو وہ چیز سمجھ میں آ گئی جو بیسیوں کتابوں کی سالہا سال ورق گردانی سے بھی نہ آئی تھی۔'' (۳)

ڈاکٹر محمد حمید اللہ نے سیرتِ رسولؐ کو نہ صرف اپنی بحث و تحقیق کا موضوع بنایا، بلکہ اپنی زندگی کا اسوہ اور رہنما بھی قرار دیا۔ وہ اپنی تالیف ''رسول اکرمؐ کی سیاسی زندگی'' کے ''عرض مؤلف'' کے زیرِ عنوان لکھتے ہیں:

''غرض مؤلف، ناشرین ابتدائی، ناشر حالی، ناظرین سب کے لیے سیرت بابرکت نبویؐ کا مطالعہ و خدمت باعث سعادت ہے۔'' (۴)

مزید لکھتے ہیں:

''ایک اور چیز واضح کرنی ہے، قرآنِ مجید میں رسول اکرمؐ کو سارے مسلمانوں کے لیے اسوۂ حسنہ اور ہر طرح قابل تقلید نمونہ قرار دیا گیا ہے۔ یہ نمونہ معجزات اور خارق عادات طریق کار کے متعلق نہیں ہو سکتا۔ اس لیے اس ناچیز نے سیرت پاکؐ کے انہی پہلوؤں پر زور دیا ہے جو عالم اسباب کے مناسب اور ہر انسان کے لیے قابل عمل ہوں۔'' (۵)

اگرچہ ڈاکٹر محمد حمید اللہ نے اسلامی علوم کے مختلف شعبوں میں انتہائی مہارت اور کامیابی کے ساتھ اپنی خدمات انجام دیں۔ مگر ان کی تمام تر تحقیق و کاوش و جستجو کا محور سیرتِ نبی ﷺ ہے۔ اس سلسلہ میں آپ کو دورِ جدید کا مجدد علوم سیرت کہنا مناسب ہوگا کیوں کہ سیرت پر آپ کی تحقیق کا کام ایک منفرد کام ہے۔ آپ نے سیرت کے اصلاحی پہلو کو اپنی تحقیق کا موضوع بنایا۔ جو تاریخ ادبیات سیرت میں ایک نئے اسلوب اور ایک نئے دور کا آغاز ہے جو آپ ہی کے ہاتھوں ارتقائی منازل طے کرتے گئے۔ سیرت کے موضوعات پر آپ کی متنوع خدمات جدت اور امتیازی حیثیت کی حامل ہے۔ چنانچہ آپ کو جدید سیرت نگاروں کا پیش رو اور عاشق رسول ﷺ کہنا بھی مناسب ہے۔ البتہ اس عشق میں وہ دنیائے عقل کو مطمئن کرتے ہوئے اپنا کردار ادا کرتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کی زندگی کے ہر پہلو کی پیروی کرنا ہر مسلمان خاص و عام پر لازم قرار دیا گیا ہے۔ ارشادِ الٰہی ہے:

﴿ لَقَد كَانَ لَكُم فِى رَسُولِ اللّٰهِ اَسوَةٌ حَسَنَةٌ لِمَّن كَانَ يَرجُوا اللّٰه وَاليَومِ الآخِر وَذَكَرَ اللّٰهَ كَثِيراً ﴾ (٦)

''درحقیقت تم لوگوں کے لیے اللہ کے رسولؐ میں ایک بہترین نمونہ ہے۔ ہر اس شخص کے لیے جو اللہ اور یوم آخرت کا امیدوار ہو اور کثرت سے اللہ کو یاد کرے۔''

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے ہر مومن کو زندگی کے ہر شعبہ میں رسول اللہ ﷺ کی پیروی کا حکم دیا ہے۔ ایک اور آیت کریمہ سے اس بات کی تائید ملتی ہے اس میں ہر شخص کو جو اللہ تعالیٰ سے محبت کا دعویٰ کرتا ہے، آپ ﷺ کی پیروی کا حکم دیا ہے۔ ارشاد ہے:

﴿ قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِىْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَ يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَحِيْم۔ قُلْ اَطِيْعُوْا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَإِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْكَافِرِيْن ﴾

''اے نبیؐ) ان سے کہہ دیجیے کہ اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری پیروی کرو، اللہ تم سے محبت کرے گا اور تمہاری خطاؤں کو معاف کر دے گا بے شک اللہ بڑا معاف کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔ بتا دیں کہ اللہ اور رسولؐ کی اطاعت کرو پھر اگر وہ روگردانی کریں تو یقیناً اللہ ایسے لوگوں سے محبت نہیں رکھتا جو انکار کرنے والے ہوں۔''

یہاں بھی اللہ تعالیٰ سے محبت کی کسوٹی رسول اللہ ﷺ کی اتباع ہی کو قرار دیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کی ذات کو کسی خاص شعبہ زندگی کا نمونہ نہیں بنایا۔ بلکہ یہ نمونہ زندگی کے تمام شعبوں کے لیے ہے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ کی زندگی کا ہر پہلو قیامت تک محفوظ رہنا لازم ہے۔ اس لیے صحابہ کرامؓ سے لے کر آج تک عاشقان رسولؐ آپؐ کی زندگی کے ہر پہلو کو محفوظ رکھنے اور اگلی نسل تک منتقل کرنے کا اہتمام کرتے رہے جو آج ہمارے سامنے سیرت کے نام سے موجود ہے۔ ہمارے سلف صالحین نے بڑی دیانت داری سے سیرت خیر البشرؐ کے ہر پہلو کو کما حقہ محفوظ کر دیا۔ مگر ہر دور کے تقاضے کے پیش نظر کبھی کوئی پہلو زیادہ نمایاں ہوتا تھا تو کبھی کوئی پہلو۔ ڈاکٹر محمد حمید اللہ چونکہ اُس دور میں تحقیق و تصنیف کے میدان میں آئے جب مسلمانان عالم اور خاص کر برصغیر پاک و ہند کے مسلمان ایک طویل عرصہ سے رائج اغیار کی غلامی سے آزاد ہو کر دوبارہ اس رسول اللہ ﷺ کے قائم کردہ اسلامی معاشرہ اور اسلامی ریاست کے قیام کے لیے جدوجہد میں ہمہ تن مصروف تھے جنھوں نے پہلی بار دنیا کے سامنے ایک خوشحال پر امن فلاحی اسلامی معاشرہ قائم کر کے، کامیابی کے ساتھ چلا کر دکھایا چنانچہ ڈاکٹر محمد حمید اللہ مرحوم نے سلف صالحین کے نقش قدم پر چلتے ہوئے اسلام کی عظمت رفتہ کو سامنے لانے میں دور حاضر کے پیشرو کا کردار ادا کیا۔ سیرت رسول اللہ ﷺ کے اس منفرد پہلو کو تحقیق و تالیف کا موضوع بنانے کے سلسلہ میں مؤلف اپنی اولین تالیف میں رقمطراز ہیں:

''قرآن مجید میں رسول اکرمؐ کو سارے مسلمانوں کے لیے اسوۂ حسنہ اور ہر طرح کا قابل

تقلید نمونہ قرار دیا ہے۔ یہ نمونہ معجزات اور خارق عادات طریق کار کے متعلق نہیں ہوسکتا۔
اس لیے اس ناچیز نے سیرت پاکؐ کے انہیں پہلوؤں پر زور دیا ہے جو عالم اسباب اور ہر انسان کے قابل عمل ہوں۔'' (۸)

سیرت کے موضوع پر آپ کے بیشمار مضامین و مقالات کے علاوہ عربی، اردو، انگریزی اور فرانسیسی میں حسب ذیل تالیفات اور تصنیفات ہیں:

- مجموعة الوثائق السياسيه للعهد النبويؐ والخلافة الراشده
- رسول اللہ ﷺ کی سیاسی زندگی
- عہد نبویؐ کے میدان جنگ
- عہد نبوی ﷺ میں نظام حکمرانی
- خطباتِ بہاولپور
- سیرت ابن اسحاق مسماة بكتاب المبتدا و المبعث و المغازى
- محمد رسول اللہ ﷺ
- The First Written Constitution in the World.
- The Prophet's Establishing a state and his succession
- پیغمبر اسلام حیات و کارنامے
- عہدِ نبوی ﷺ اور خلافت راشدہ میں سفارت کاری
- مکاتیب نبوی ﷺ کی چھ اصلیں
- عہدِ نبویؐ کا مدینہ

سیرت النبی ﷺ پر ڈاکٹر محمد حمید اللہ کی سب سے ضخیم اور باقاعدہ تصنیف فرانسیسی زبان میں ہے جس کا عنوان ہے:

Le Prophete de I' Islam: Sa Vie et Son Oeurev

(The Life and Work of the Prophet of Islam)

اس کے علاوہ بھی آپ کا زیادہ تر کام فرانسیسی زبان میں ہے۔ جب کہ ان کی مادری زبان اردو ہے۔ اس سلسلے میں آپ لکھتے ہیں:

''مادری زبان سے کس کو محبت نہیں ہوتی، لیکن گزشتہ تیس سال سے فرانس میں قیام کے باعث زیادہ فرانسیسی ہی لکھتا رہا ہوں۔''(۹)

ذیل میں ڈاکٹر صاحب کی معروف کتب سیرت کا تعارف اور ان کے مندرجات کا خلاصہ پیش خدمت ہے۔

❶ خطباتِ بہاولپور

ڈاکٹر محمد حمید اللہ نے اسلامی علوم کے مختلف شعبوں میں خدمات انجام دیں۔ مگر ان کی تمام علمی سرگرمیوں اور خدمات کا مرکز و مدار سیرت رسول اللہ ﷺ ہے۔ یہ خطبات پندرہویں صدی ہجری کے آغاز پر بہاولپور کی اسلامیہ یونیورسٹی میں ۱۸ تا ۲۰ مارچ ۱۹۸۰ء کو اہل علم و دانش کے سامنے دیئے گئے اور ہر خطبے کے اختتام پر سامعین کے سوالات کے تسلی بخش جوابات دیئے جو بعد میں ''خطباتِ بہاولپور'' کے نام سے موسوم ہوئے۔ خطبہ پیش کرتے ہوئے ان کے سامنے کوئی تحریری مسودہ نہیں تھا۔ جب کہ ہر خطبہ اپنی جگہ ایک مکمل کتاب ہے۔ اس سے ان کی قوت حافظہ، موضوع پر عبور، مواد و مآخذ پر دسترس اور ترتیب بیان، حیران کن حد تک سامنے آتی ہے۔ یہ علمی خطبات ۱۹۸۱ء میں بہاولپور سے شائع ہونے کے بعد ضروری تصحیح و ترامیم کے ساتھ ادارۂ تحقیقاتِ اسلامی، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد سے بھی شائع ہوئے۔

اس کتاب کا انگریزی ترجمہ بھی "The Emergence of Islam" کے نام سے ادارۂ تحقیقاتِ اسلامی ہی نے شائع کیا ہے۔ یہ ترجمہ افضل اقبال صاحب نے کیا ہے۔

کتاب کل ۳۸۵ پیرا گرافوں پر مشتمل ہے جس کے ۱۲ مقالات میں سے حسب ذیل ۶ مقالات خالصتاً سیرت سے متعلق ہیں۔

① عہدِ نبویؐ میں مملکت اور نظم ونسق

② عہدِ نبویؐ میں نظام دفاع اور غزوات

③ عہدِ نبویؐ میں نظام تعلیم

④ عہدِ نبویؐ میں نظام تشریع وعدلیہ

⑤ عہدِ نبویؐ میں نظام مالیہ وتقویم

⑥ دین (عقائد، عبادات، تصوف)

ادارۂ تحقیقاتِ اسلامی کے ایڈیشن میں توضیحی نقشوں اور اشاریہ کا اضافہ بھی کر دیا گیا۔ مثلاً صفحہ ۱۳ اور ۲۷ پر حضرت عثمانؓ سے منسوب قرآن مجید کے دو قلمی اوراق کے عکس اور صفحہ نمبر ۲۲۵ پر نقشہ میدان غزوہ بدر ۲۳۳ پر نقشہ میدان غزوہ خندق، ۲۴۰ پر نقشہ میدان اُحد وخندق اور ۲۴۹ پر نقشہ خیبر ہیں جس سے کتاب کی قدر و قیمت میں اضافہ ہوا۔ ڈاکٹر صاحب نے پوری کتاب کو پیرا گرافوں میں تقسیم کیا اور خود اشاریہ بھی ترتیب دیا۔(۱۰)

کتاب کی تیسری اشاعت کے وقت ڈاکٹر صاحب نے اس پر نظر ثانی فرمائی۔ اس سلسلہ میں پیش لفظ میں لکھتے ہیں:

> ''اب تیسری اشاعت کے وقت مجھے پہلی بار موقع ملا کہ زبانی تقریروں کو جس طرح تحریری صورت دی گئی تھی اس پر نظر ڈال سکوں، اور جہاں میری مراد کو سمجھنے میں مدوّن صاحب سے غلطی ہوئی تھی اسے درست کر سکوں۔ اپنی غلطیاں اور کوتاہیاں تو میں دور نہیں کر سکوں گا، لیکن میرے الفاظ اور میرے مفہوم کے تعین میں سہو ہوا تو اب اس کی اصلاح کر دی گئی ہے۔ وللّٰہ الحمد۔ یہ اب گویا پہلا مستند ایڈیشن ہے۔ حوالے تو یہاں نہیں دیئے جا سکے، لیکن بیانات کا اب میں ذمہ دار ہوں۔(۱۱)

اس دور میں شائع ہونے والی اس موضوع کی یہ بھی ایک اہم کتاب ہے۔ کتاب کے نام سے ہی ظاہر ہوتا ہے کہ یہ بھی رسول اللہ ﷺ کی نبوی زندگی کے اطلاقی پہلو سے متعلق ہے کہ ان کے ہاتھوں ایک اسلامی ریاست کی بنیاد کس طرح پڑی اور اس کے خدوخال کیا تھے؟ اس پر یہ کتاب ماخذ کی حیثیت رکھتی ہے۔

اگر چہ یہ ۷۳ صفحات پر مشتمل ایک مختصر کتاب ہے مگر کن اصولوں پر اسلامی ریاست قائم ہوئی اور اس کو چلانے کے لیے کیا ہدایات ہیں اس کتاب سے اس بارے میں مکمل رہنمائی ملتی ہے۔

دراصل پندرہویں صدی ہجری کے آغاز میں دنیائے اسلام میں اسلامی علوم کی احیاء کی سرگرمی شروع ہوگئی تھی چنانچہ ایک عاشق رسول ﷺ کی حیثیت سے آپ نے محسوس کیا کہ ملت کے سامنے نئے دور کے تقاضے کو سامنے رکھتے ہوئے ان اصولوں کو جدید اصطلاحات کے ساتھ پیش کیا جائے جن کی بنیاد پر رسول اللہ ﷺ نے کامیابی کے ساتھ ایک اسلامی ریاست قائم کی، جسے بعد میں بھی ان کے خلفاء نے جاری رکھا۔

ڈاکٹر صاحب کے مطابق انہوں نے اس مطالعہ کے ذریعہ، چند قدیم اور معروف حقائق کی جدید تشریح کی طرف اہل قلم کی توجہ مبذول کروائی ہے۔ جس میں علوم کی خدمات اور حقائق کی تلاش کے علاوہ ان کا اور کوئی مقصد نہیں۔(۱۲)

اس کتاب کی اشاعت کے بارے میں ڈاکٹر این اے بلوچ لکھتے ہیں: ۱۹۸۷ء میں پاکستان ہجرہ کونسل کی دعوت پر کونسل کی جانب سے ایک صد عظیم کتابوں کے انتخاب کے سلسلہ میں ڈاکٹر محمد حمید اللہ صاحب اسلام آباد تشریف لائے تھے، اس موقع پر انہوں نے کونسل کے چیئرمین جناب اے۔ کے بروہی کو پیرس کے اسلامک کلچرل سنٹر کی سلسلہ اشاعت نمبر ۶ کی کتاب حیدرآباد (دکن) سے ۱۴۰۶ھ/۱۹۸۶ء میں شائع ہونے والی کتاب کا ایک نسخہ ہدیہ دیا۔ کتاب دیکھ کر جناب اے۔ کے بروہی صاحب نے اس بیش قیمت تصنیف کا ایک پاکستانی ایڈیشن شائع کرنے کی خواہش ظاہر کی، جس میں مدینہ کی اسلامی ریاست کا دستور شامل ہو، جس میں فاضل مصنف دسترس رکھتے ہیں۔ چنانچہ مصنف کی جو کتاب ''دنیا کا پہلی تحریری دستور'' کے عنوان سے ۱۹۷۹ء اور ۱۹۹۵ء میں شائع ہوئی تھی۔

اس کو ایک نیا فصل نمبر ۱۱۱ کے تحت شامل کر دیا۔ جس سے کتاب کی جامعیت اور قدر میں مزید اضافہ ہوا۔ (۱۳)
یہ کتاب حسب ذیل کل XI عنوانات میں منقسم ہے:

(i) The Quranic Conception of the State

قرآن کا تصورِ ریاست

(ii) Conception of State in Islam.

اسلام میں ریاست کا تصور

(iii) The First Written Constitution in the Word.

دُنیا کا پہلا تحریری دستور

(iv) Translation of the Text of the Constitution.

دستور کے متن کا ترجمہ

(v) The Propeht as a Statesman and his Treatment of Non. Muslim Subjects, and its fruits.

رسول اللہ ﷺ بحیثیت ماہر حکمران اور غیر مسلم رعایا کے ساتھ ان کا سلوک اور اس کے نتائج

(vi) Budgeting and texation in the time of the Prophet.

رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں تخمینہ زر اور محاصل کا نظام

(vii) Financial Administration in the Muslim Prophet.

مسلم ریاست کا مالی نظام

(viii) Constitutional Problems in Early Islam.

اسلام کے قرون اولیٰ میں دستوری مسائل

(ix) 1400 The Anniversary of the War of Banu an Nadir.

غزوہ بنونضیر کی ۱۴۰۰ سال

(x) The teliguided Batteles of Jamal and Siffin.

جنگ جمل وصفین کے دوررس نتائج

(xi) The Episode of the Project of a written testament by the Prophet on his Death-Bed.

❸ مجموعۃ الوثائق السیاسیۃ للعھد النبویؐ والخلافۃ الراشدۃ

☆ کسی بھی حکمران کی شخصیت و کردار کو سمجھنے میں اس کے فرامین و معاہدات اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے مدینہ ہجرت کرنے کے ساتھ ہی جس شہری مملکت کی بنیاد رکھی وہ ''روزانہ دوسو چوہتر مربع میل کی اوسط سے وسعت اختیار کرتی ہے۔اور دس سال بعد جب آنحضرت ﷺ کی وفات ہوئی تو دس لاکھ سے زیادہ مربع میل کا رقبہ آپ کے زیر اقتدار آچکا تھا جو تقریباً ہندوستان کے برابر وسیع علاقے کی فتح ہے۔(۱۴) اس دوران آپ ﷺ کو بے شمار لوگوں سے واسطہ پڑا ان کو مختلف دستاویزات لکھ کر دیئے ان میں سے کچھ تو تاریخ میں محفوظ ہیں اور کچھ ناپید ہو گئے۔ کچھ شاید اب بھی دریافت ہونے سے رہ گئے۔

☆ یہ کتاب سیرت کے موضوع پر اپنی نوعیت کی انتہائی اہم تاریخی دستاویز ہے۔اس میں رسول اللہ ﷺ سے متعلق ۲۷۵ (پونے تین سو) سے زائد مکتوبات، فرامین، معاہدے، دعوتی مکاتیب، عمال کا تقرر نامہ، آراضی وغیرہ کے عطیہ نامہ، امان نامے، وصیت نامے اور مختلف افراد سربراہان کی طرف سے موصول شدہ مکتوبات کے جوابات وغیرہ کی دستاویزیں جمع کی گئی ہیں۔جس کو وثیقۃ النبی ﷺ کے نام سے موسوم کیا گیا ہے۔یہ سیرت النبی ﷺ اور تاریخ اسلامی کے معتبر ماخذ ہیں۔اس کتاب کے دو ایڈیشن مطبعہ لجنۃ التالیف والترجمہ والنشر قاہرہ مصر سے ۱۹۵۶ء اور تیسرا ایڈیشن ۱۹۶۹ء میں بیروت سے شائع ہوا۔ بعد ازاں ۱۹۸۵ء میں نظر ثانی شدہ ایڈیشن بھی بیروت سے شائع ہوا۔اس کا ایک فرانسیسی ایڈیشن ۱۹۳۵ء میں شائع ہوا تھا۔

ان وثیقہ جات کے سلسلہ میں مؤلف رقمطراز ہے۔

''اپنے مطالعات سیرت کے سلسلے میں اس کی بھی کچھ خدمت کی سعادت حاصل ہوئی۔ ۱۳۶۰ھ میں ''مجموعۃ الوثائق السیاسیۃ فی العھد النبوی ﷺ والخلافۃ الراشدۃؓ'' کے نام سے ایک کتاب مصر میں شائع ہوئی۔ اس میں عہدِ نبوی ﷺ کے کوئی پونے تین سو مکتوبات یکجا ہوئے۔ پھر خلافت راشدہؓ کا کچھ ذخیرہ ہے۔ اس کتاب کے چھپنے کے بعد سے کوئی ڈیڑھ دو درجن مزید مکتوبات کا پتہ چلا۔ مطبع جدید کا موقع ملے تو ان کا بھی اضافہ ہوکر پبلک کے استفادے کی صورت ہوسکتی ہے۔ مؤلف طبع جدید کے حاشیہ میں لکھتے ہیں طبع ثانی ۱۳۷۶ھ میں مصر میں ہوگئی۔ اب ۱۳۸۷ء میں طبع ثالث کی تیاری ہے۔ کئی درجن اور خطوط کا پتہ چلایا ہے۔''(۱۵)

نیز کتاب مذکورہ کے مقدمہ میں لکھتے ہیں:

''راقم مؤلف نے فرامین نبویؐ اور زمانہ ہائے خلفائے راشدین کا ترجمہ فرانسیسی زبان میں شائع کیا۔ جس کے ساتھ ان فرامین کی تاریخی حیثیت پر سیر حاصل بحث کی۔ ناممکن ہے کہ اس بحث کے مطالعہ کے بعد آپ اس دور کی سیاسی حیثیت کا اندازہ نہ لگا سکیں اور اس عنوان پر راقم نے ۱۹۵۳ء میں پیرس سے پی۔ ایچ۔ ڈی کی سند حاصل کی۔ بعد میں جو اصلی وثائق دستیاب ہوئے انہیں بطور تکملہ کے پیش کردہ مقالہ میں شامل کردیا گیا۔ یہی وجہ ہے کہ پیش کردہ مقالہ برائے سند اور بعد مرتبہ تکملہ کے درمیان عدم مطابقت کا شبہ نہیں رہا۔''(۱۶)

اس سلسلہ میں طریق وتدوین سے متعلق لکھتے ہیں:

''ہم نے اس مجموعہ کو دو حصوں میں منقسم کردیا ہے (الف) عہد نبویؐ کے متعلق معاہدات (ب) زمانہ ہائے خلفائے راشدینؓ کے معاہدات اور دونوں کے متعلق سیاسی اور جغرافیائی حیثیت وضمیمے اور نقشے ضم کردیئے گئے ہیں۔''(۱۷)

اس بیان سے ان وثیقہ جات کے بارے میں ذہن میں پیدا ہونے والے تمام سوالات کے جوابات مل جاتے ہیں۔ کتاب کے شروع میں ایک انتہائی مفید مقدمہ ہے جس میں آغاز میں ہی یہ وضاحت کردی گئی ہے:

''بلاشبہ دُنیا کی تاریخ میں عہدِ نبوی ﷺ سیاسی، دینی اور اقتصادی اعتبار سے ممتاز ہے، لیکن اس عہد کی تاریخ قلمبند کرنے کے لیے رسول اللہ ﷺ کے فرامین کے بغیر چارہ نہیں۔ اس بارے میں اہم ترین مآخذ وہی ہیں، ہم نے اسی ضرورت کے لیے عہد نبویؐ کے فرامین و معاہدات اور وثیقہ جات کو جمع کرنا ضروری سمجھا۔'' (۱۸)

مؤلف نے اس مقدمے میں جن نکات پر بحث کی وہ حسب ذیل ہیں:

قسم اوّل: ''ظہورِ اسلام''

معاہداتِ نبوی ﷺ، مکاتیبِ نبوی ﷺ پر اردو میں دو کتابیں، طریق تدوین، عہدِ نبوی ﷺ کے سیاسی اثرات، ہجرت کے بعد قریش مکہ پر ہجرت کا اثر، عجمی ملکوں سے شاہان فارس اور روم کا رویہ، قبائل کا معاملہ، تکملہ وثائق بنو بیل۔

قسم دوم: خلفائے راشدین کے معاہدات

جو دو فصلوں میں منقسم ہیں:

- فصل متعلقہ روم
- فصل متعلقہ ''فارس و ایران''

اس ضمن میں یہ بات واضح کردی گئی ہے کہ ان معاہدات میں وہ بے شمار وثیقے قارئین کی نظر سے گزریں گے جن کا تذکرہ واقدی اور بلاذری نے فتوحات (روم و ایران) کے ضمن میں کیا ہے۔ اس لیے کہ ان معاہدات سے ہمارے موضوع کو تعلق نہیں اگر یہ فرمایئے تو بے جا نہ ہوگا کہ خلفائے راشدین کے معاہدات فی المعنی تکملہ بیان و مقصد کی غرض سے ملحق کیے گئے ہیں۔ اسی طرح ہم نے وہ معاہدات قلم انداز کردیئے ہیں جو معتبر مآخذ سے نہیں ملے۔

اقسام مندرجات

اس ضمن میں حسب ذیل کل ۷ اقسام کے وثائق کا ذکر کیا گیا۔

① معاہدات جدید یا ماسبق کی تجدید

② مکاتیب مشتمل بہ دعوت اسلام

③ احکام سرکاری وعمال کے فرائض اور طریق کار

④ وثیقہ جات عطائے ارضی واجناس

⑤ امان نامے اور وصایا

⑥ متعین کردہ افراد کے لیے ہدایات

⑦ مکاتیب نبویؐ کے جواب میں آمدہ مراسلہ

اس کے علاوہ ایک اور قسم کے فرامین ومعاہدات کا ذکر کیا جو نصاری اور مجوس و یہود کے لیے ہیں اور یہ کثرت سے پائے جاتے ہیں، مگر یہ حد صحت تک نہیں پہنچتے۔(۱۹)

اس کتاب کے کئی زبانوں میں تراجم شائع ہوئے، اردو زبان میں مولانا ابو یحیٰ امام خان نوشہروی نے ۱۹۳۵ء کی فرانسیسی ایڈیشن سے ترجمہ کیا ہے مگر مؤلف نے اس کو ناقص قرار دیا ہے۔ لکھتے ہیں:

> ''اس کا اردو ترجمہ لاہور میں ''سیاسی وثیقہ جات'' کے نام سے کسی صاحب نے مجھے مسودہ بتائے بغیر طباعت اول کی اساس پر چھاپا ہے۔ بدقسمتی سے اصل کی ساری خصوصیات (مآخذ اشاریہ) وغیرہ حذف کردی گئی ہیں ترجمے کی صحت کا بھی ذمہ دار نہیں ہوں۔''(۲۰)

❹ عہدِ نبویؐ کے میدانِ جنگ

یہ غزوات نبویؐ پر ایک نہایت ہی قابل قدر اور منفرد کتاب ہے۔ یہ مقالہ پہلی مرتبہ ۱۳۵۹ھ ۱۹۴۰ء میں شعبہ دینیات وفنون، جامعہ عثمانیہ کے مجموعہ تحقیقات علمیہ کے سالنامہ ہفتم میں شائع ہوا تھا جسے اہل علم ودانش کی غیر معمولی پذیرائی ملی۔ کیونکہ مصنف نے حربی اور عسکری نقطۂ نگاہ سے ایک منفرد انداز میں اس پر کام کیا اور ان مقامات کا چشم دیدہ مشاہدہ بھی کیا۔ اس مقصد کے لیے آپ دو مرتبہ حجاز مقدسہ بھی تشریف لے گئے تھے اور میدان جنگ کے توضیحی نقشہ جات تیار کئے تھے۔ مؤلف کی ان کاوشوں اور علمی جستجو کے بارے میں ان سے قربت وعقیدت رکھنے والے ڈاکٹر محمود احمد غازی رقمطراز ہیں:

> ''کتاب عہدِ نبویؐ کے میدان جنگ نہ صرف ڈاکٹر صاحب کی قدیم تصنیفات میں سے ہے بلکہ اس کا موضوع بھی بڑا منفرد قسم کا ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے جغرافیہ سیرت اور عسکریات سیرت کا نہ صرف قدیم ترین ماخذ سے مطالعہ کیا بلکہ خود مقامات کا مشاہدہ کیا، مقامات کو خود ناپ کر ان کے فاصلے متعین کیے اور ان کے نقشے بنائے۔ اپنے اس مطالعہ کو ڈاکٹر صاحب نے ایک مختصر لیکن نہایت مفید اور فاضلانہ کتاب میں پیش کیا جس کے اب تک اردو، انگریزی اور فرانسیسی زبانوں میں متعدد ایڈیشن نکل چکے ہیں۔'' (۲۱)

اس منفرد موضوع پر محققانہ کام ادا کرنا کوئی آسان کام نہیں تھا۔ بلکہ اس کام میں ان کو ہراول دستہ کا کام کرنا پڑا خود رقمطراز ہیں:

> ''سیرتِ نبوی ﷺ کے جنگی حصے پر بھی مواد کی کوئی کمی نہیں، لیکن غزوات نبویؐ پر تاریخی نہیں بلکہ حربیاتی (فن حرب کے) نقطۂ نظر سے میرے پڑھنے یا سننے میں اب تک کوئی چیز نہیں آئی۔ ساڑھے تیرہ سو سال پہلے کی جگہوں پر کچھ لکھنے کے لیے حربیاتی اور تاریخی، ہر دو بالکل مختلف قسم کی مہارتیں درکار ہیں۔ میں ان دونوں سے بھی محروم رہا ہوں۔ لیکن ''مردے از غیب بروں آید وکارے بکند'' کا یا خود میں ان صلاحیتوں کے پیدا ہونے اور ''نومن تیل''

کے فراہم ہونے کا انتظار کرنا، اُن تھوڑی بہت معلومات کو بھی ضائع کر دیا تھا جو مطالعے اور سفر سے اتفاقاً مجھے حاصل ہوئے ہیں۔ اس لیے جو بھی مجھ سے ہو سکا مرتب کیا گیا ہے۔'' (۲۲)

چنانچہ یہ کتاب ایک طرح سے نامکمل شائع ہوتی رہی۔ اس سلسلہ میں دیباچہ طبع ثالث میں مؤلف رقمطراز ہیں:

''اس پورے دوران میں جنگ کے باعث مکرر سفر حجاز کا موقع نہ ملا، اور غزوہ خیبر کے اہم تشنہ جز کی تکمیل نہ ہوسکی۔'' (۲۳)

اس تمنا کا اظہار وہ ایک اور کتاب کے پیش لفظ کے تحت کرتے ہیں:

''عہدِ نبویؐ کے میدان جنگ کئی بار چھپی ہے لیکن خیبر، تبوک، موتہ وغیرہ کے عینی مشاہدہ کا موقع ملے تو کتاب میں اضافہ ہوسکتا ہے۔'' (۲۴)

خیبر کا مشاہدہ کرنے کے بعد مذکورہ پیش لفظ خیبر پر حاشیہ نمبر ۲ کے تحت لکھتے ہیں:

''اس کے لکھنے کے بعد خیبر جا سکا اور کتاب مذکورہ کے انگریزی ایڈیشن میں اس کے متعلق معلومات بڑھا سکا۔'' (۲۵)

معلوم ہوا کہ انگریزی ایڈیشن میں تو اضافہ ہو سکا مگر اردو ایڈیشن کا دامن ان اضافوں سے خالی رہا۔ چنانچہ الہدیٰ پبلی کیشنز کے روح رواں مولانا ڈاکٹر محمد میاں صدیقی صاحب نے بے انتہاء کاوش سے اس کتاب کا ایک شایان شان ایڈیشن تیار کیا اور اپنی نگرانی میں اس کتاب کو اعلیٰ معیار پر طبع کرایا۔ چونکہ موصوف خود بھی سیرت کے محقق اور مصنف ہیں چنانچہ حیدر آباد دکن سے شائع ہونے والا نسخہ حاصل کیا گیا جو مؤلف نے اپنی تصحیح و نگرانی کے ساتھ شائع کروایا تھا۔ ۱۹۴۵ء کا مطبوعہ نسخہ حاصل کر کے ڈاکٹر حمید اللہ کی ڈرائنگ کے مطابق ماہرین سے میدان ہائے جنگ کے نقشے بنوائے اور کتاب کی ایڈیٹنگ بھی کی اور مؤلف نے جتنی تصاویر اس کتاب میں شامل کی تھیں ان تمام تصاویر کو اہتمام کے ساتھ اس کتاب میں شامل کر لیا گیا۔

❺ رسول اکرم ﷺ کی سیاسی زندگی

یہ سیرت رسولؐ پر کوئی جامع اور مکمل کتاب نہیں ہے بلکہ مؤلف مختلف اوقات میں اس موضوع پر جو علمی مقالات پیش کرتے رہے اور رسائل میں شائع ہوتے رہے ان کو یکجا کر کے شائع کر دیا گیا۔ اس کتاب کو مؤلف نے عہدِ نبویؐ میں نظام حکمرانی کی رفیق جلد قرار دیا ہے۔ جو سنہ وار کی جگہ علاقہ وار سیاست کا آئینہ ہے۔(۲۸) یہ کتاب پہلی دفعہ ۱۹۵۰ء میں شائع ہوئی تھی اس کے بعد مصنف نے ۱۳۸۷ھ میں از سر نو نظر ثانی کی اور متعدد مفید اضافے اور تصحیح بھی کی۔ اس کے علاوہ ایک نئے اصل مکتوب نبویؐ کی دریافت (نامہ مبارک بنام کسری) کا اضافہ کر دیا اور اس نامہ مبارک کا فوٹو بھی اشاعت میں شامل کیا گیا۔ یہ کتاب کل ۸۱۱ پیراگرافوں پر مشتمل ہے۔(۲۷) کتاب کے عنوان سے ہی ظاہر ہوتا ہے کہ یہ سیرت کے موضوع پر ایک منفرد کتاب ہے۔ جو رسول اللہ ﷺ کے سیاسی کارناموں کے ارتقائی منازل اور اسلام کے بین الاقوامی تعلقات سے متعلق ہے۔ چونکہ یہ کتاب کوئی مربوط تصنیف نہیں اور ہر مضمون مختلف اوقات میں شائع ہوا۔ اس لیے مضامین کا آپس میں ربط معلوم نہیں ہوتا اس لیے ناظرین کی الجھن کو دور کرنے کی غرض سے مؤلف نے مضامین کے سن اشاعت درج کر دیئے البتہ اس بات کی وضاحت کر دی کہ ہر مضمون کو مکرر شائع کرتے ہوئے ضروری اضافے اور ترامیم کی گئی ہیں۔ یہ حسب ذیل کل ۳۳ مضامین ہیں۔

۱۔	عرض مؤلف (خصوصی)	۱۳۶۹ھ	۱۹۳۸ء
۲۔	سیرت کا مطالعہ کس لیے کیا جائے	۱۳۵۷ھ	۱۹۳۸ء
۳ تا ۱۵	''مواد و ماخذ'' سے ''نبوت کے مکی دور'' تک	۱۳۶۳ھ تا ۱۳۶۵ھ	۱۹۴۴ء تا ۱۹۴۷ء
۱۶	تبلیغ رسالت	۱۳۶۹ھ	۱۹۵۰ء
۱۸	صلح حدیبیہ	۱۳۶۱ھ	۱۹۵۰ء
۱۹	فتح مکہ (ساڑھے تیرہ سو سالہ سالگرہ فتح مکہ کے موقع پر)	۲۲ رمضان ۱۳۵۸ھ	۱۹۳۹ء

۲۰	عربی حبشی تعلقات	۱۳۵۴ھ	۱۹۳۵ء
۲۱	مکتوب نبویؐ بنام نجاشی	۱۳۶۱ھ	۱۹۳۵ء
۲۲	مکتوب نبویؐ کے دو اصول	۱۳۵۵ھ	۱۹۳۶ء
۲۳	خط قیصر روم	۱۳۵۴ھ	۱۹۳۵ء
۲۴	عربوں بیزنطینیوں کے تعلقات	۱۳۵۴ھ	۱۹۳۵ء
۲۵	الف۔ عربی ایرانی تعلقات	۱۳۵۵ھ	۱۹۳۶ء
۲۵	ب۔ ایک نئے اصل مکتوب نبوی کی دریافت ، نامہ مبارک نبویؐ بنام کسریٰ (خصوصی)	۱۳۸۷ھ	۱۹۶۷ء
۲۶ تا ۲۹	عہدِ نبویؐ میں یہود، تا عہدِ نبویؐ کی سیاسی دستاویزیں	۱۳۶۹ھ	۱۹۵۰ء
۳۰	امہات المومنین	۱۳۶۳ھ	۱۹۴۴ء
۳۱	عالمگیر گھتیاں	۱۳۶۶ھ	۱۹۴۷ء
۳۲	انسانیت کا منشور	۱۳۶۹ھ	۱۹۵۰ء
۳۳	دو شاہاں در اقلیمے	۱۳۶۵ھ	۱۹۴۶ء

اس کے بعد حسب ذیل مضامین پر بحث کی گئی جب کہ ضرورت کے مطابق ہر مضمون کو مختلف ذیلی عنوانات میں تقسیم کر دیا گیا۔ رسول اکرم ﷺ کی سیرت کا مطالعہ کس لیے کیا جائے۔ ''مواد و ماخذ'' بعثتِ نبوی کے وقت دنیا کی حالت چین، ہند، ترکستان، رومی و ایرانی، حبش، عرب اور مکہ کا انتخاب دعوت اسلامی کے مرکز کے طور پر، مکے کی حالت

ولادت باسعادت سے قبل، ختم المرسلین کے لیے آپؐ کے انتخاب کی وجہ، ولادت باسعادت، نوعمری، نوجوانی تجارت کا مشغلہ، شادی خانہ آبادی، سماجی اور شہری زندگی، آفتاب رسالت کا طلوع، نبوت کا مکی دور، تبلیغ دین میں عورتوں نے کیا ہاتھ بٹایا۔ قریش سے تعلقات صلح حدیبیہ کی فتح مبین، فتح مکہ سے انسانیت کی فتح ہمیت اور شیطانیت پر، حبشہ اور عرب، اصل مکتوب نبویؐ بنام نجاشی کی نئی دستیابی، مکتوبات نبویؐ کے دو اصول (مقوقس اور منذر کے نام) آنحضرتﷺ کا خط قیصر روم کے نام، عربوں کے تعلقات بیزنطینی حکومت سے، عہد نبویؐ کے عربی، ایرانی تعلقات ایک نئے اصل مکتوب نبویؐ کی دریافت (نامہ مبارک بنام کسری) عہد نبویؐ میں یہود، عام قبائل عرب سے تعلقات، اور ارتداد و بغاوت، عہدِ نبویؐ کی سیاسی دستاویزیں، امہات المومنین اور ازواج مطہرات نبویؐ اور بین الاقوامی عصبیتوں کا دور کیا جانا، بعثت نبویؐ کے وقت چند عالمگیر گتھیاں اور ان کا اسلامی حل، انسانیت کا منشورِ اعظم (خطبہ حجۃ الوداع) خلافت نبویؐ کے بعض اصول (دوشاہاں در اقلیمے)۔ اس کتاب کے صفحہ ۶۹ پر عمارت خانہ کعبہ کا نقشہ، صفحہ ۱۰۱ پر حدود مملکت نبویہ بوقت صلح حدیبیہ ۶ھ و نقشہ عرب اور تخمینی نقشہ سلطنت ایران بوقت آغاز اسلام اور نقشہ مملکت اسلام بوقت وصال رسولؐ، پانچ اصل مکتوبات نبوی کے عکس جو صفحہ ۱۴۰، ۱۴۹، ۱۵۴، ۱۵۶ اور ۲۳۲ پر منقش نے کتاب کی قدر میں بے انتہا اضافہ کیا۔ کتاب کے آخر میں تفصیلی اشاریہ شامل ہے۔

6 عہدِ نبویؐ میں نظام حکمرانی

یہ کتاب ڈاکٹر محمد حمید اللہ کے سیرت نبوی پر مختلف چھوٹے بڑے مقالات کا مجموعہ ہے جو پہلی بار ۱۹۴۴ء ۱۳۶۳ھ کے اواخر میں مکتبہ جامعہ، دہلی نے شائع کی، اس کے بعد حیدرآباد (دکن) کے مکتبہ ابراہیمہ نے دوبارہ شائع کی۔ اس کے بعد سے ایک طویل عرصہ یہ کتاب نایاب تھی اور نظر ثانی و اضافہ شدہ ایڈیشن ۱۹۸۱ء میں اردو اکیڈمی سندھ، کراچی نے شائع کیا جو کل ۱۵۱ پیراگرافوں پر مشتمل ہے۔ یہ کتاب رسول کریمﷺ کے عہد مبارکہ کی علمی، ثقافتی اور سیاسی سرگرمیوں سے بحث کرتی ہے، اس کتاب کو آپ نے اس سلسلہ کی ایک اور تالیف ''رسول اکرمؐ کی سیاسی زندگی'' کی رفیق جلد قرار دیتے ہوئے طبع ثانی کے پیش لفظ میں لکھا ہے:

''اس کی ایک رفیق جلد رسول اکرمؐ کی سیاسی زندگی ہے جو سنہ وار کی جگہ علاقہ وار سیاست کا

آئینہ دار ہے۔ مثلاً رومیوں، ایرانیوں، یہودیوں، عرب کے قبیلوں پر الگ الگ ابواب میں بحث ہے۔'' (۲۸)

مذکورہ پیش لفظ میں مؤلف نے جغرافیہ سیرت پر لکھنے کی خواہش ظاہر کی تھی کہ اس میں ''مشاہد سفر وحضر، قبائلی دیار، بلاد عرب، پہاڑ، وادیاں، سب کے متعلق محل وقوع اور عام معلومات فراہم کرتا ہے۔(۲۹)

مگر اس دوران الگ سے کوئی کتاب تصنیف کرنے کا موقع ہی نہیں ملا چنانچہ تمام تازہ ترین معلومات کو اس کتاب میں شامل نہیں کر سکے البتہ اس نظر ثانی واضافہ شدہ طبع ثالث کی پیش لفظ سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کمی کو پورا تو کر دیا ہے مگر فرانسیسی زبان میں لکھتے ہیں :

''ناظرین سے یہ عرض کروں کہ اس اثناء ۱۳۷۹ھ ۱۹۵۹ء میں میں نے فرانسیسی میں سیرت نبویہؐ پر دو ضخیم جلدوں میں ایک کتاب شائع کی ہے جس کی جلد دوم ایک معنی میں زیر نظر اردو تالیف ہی کا نیا ایڈیشن تھا۔ اس میں بعض وہ ابواب بھی آ چکے ہیں جن کا موجودہ اردو کتاب کے پیش لفظ طبع ثانی میں تجویز اور تمنا کے طور پر ذکر کیا گیا ہے مثلاً نظام مالیہ، نظام عسکری وغیرہ۔''(۳۰)

زیر نظر کتاب کل ۱۲ مضامین ومقالات پر مشتمل ہے اور ہر مضمون ضرورت کے مطابق متعدد ذیلی عنوانات کے تحت منقسم ہے۔

پہلے مضمون کا عنوان ہے ''رسول اکرمؐ کی سیرت کا مطالعہ کس لیے کیا جائے؟ تمہیدی بحث کے بعد حسب ذیل، ذیلی عنوانات کے تحت بحث کی گئی۔ مسلمانوں کے لیے، غیر مسلموں کے لیے اور ہر کسی کے لیے۔

دوسرے مضمون کا عنوان ہے ''شہری مملکت مکہ'' اس میں بھی ابتدائی بحث کے بعد ذیلی عنوانات ہیں تاریخ شہر، جغرافیہ شہر، سیاسی نظام، مذہبی نظام، نظام عدلیہ، نظام عدل گستری، نظام سفارت، نظام فوج اور سماجی نظام، اس ضمن میں تین نقشے بھی دیئے گئے پہلا نقشہ عرب جس میں قریش کا رحلۃ الشتاء والصیف یا کارروانی راستے دکھائے گئے۔ دوسرا نقشہ شہر مکہ کا ہے اور تیسرا نقشہ مسجد حرم کعبہ کا ہے۔

تیسرے مقالہ کا عنوان ہے ''دنیا کا سب سے پہلا تحریری دستور'' اس میں بھی حسب ذیل ذیلی عنوانات ہیں۔ اوّل عہد نبویؐ کی ایک اہم دستاویز، اصول متن دستور کے ماخذ، متن کے اقتباسات کے ماخذ، اس موضوع پر یورپی زبانوں کے مضامین اور آخر میں ترجمہ دستور مملکت مدینہ بعہدِ نبویؐ۔

چوتھے مقالہ کا عنوان ہے ''قرآنی تصور مملکت'' اس میں بھی حسب ذیل عنوانات ہیں۔ اسلامی مملکت، دین و دنیا کا ملاپ، بیعت، عدل گستری، شورائیت، جہاں بانی کے قواعد، قومی دولت، اخلاق عامہ، سیاسی اصلاحات، جانشینی اور خاتمہ کلام۔

پانچویں مقالہ کا عنوان ہے ''اسلامی عدل گستری اپنے آغاز میں'' یہ چالیس صفحات پر مشتمل ایک مقالہ ہے۔

چھٹے مقالہ کا عنوان ہے ''عہد نبویؐ کا نظام تعلیم'' یہ حسب ذیل تین ذیلی عنوانات پر مشتمل ہے۔ عرب میں زمانہ جاہلیت میں تعلیم، قبل ہجرت اسلام اور بعد ہجرت۔

ساتویں مقالہ کا عنوان ہے '' جاہلیت عرب کے معاشی نظام کا اثر پہلی مملکت اسلامیہ کے قیام پر'' یہ مقالہ بھی حسب ذیل ذیلی عنوانات پر منقسم ہے۔ تمہید عرب کے مختلف علاقے، اس نظام کا اثر، اسلام کی آمد، اس مضمون کے ضمن میں صفحہ ۲۲۳ پر عرب کے میلوں کی ترتیب زمانی و مکانی کا ایک نقشہ مضمون کی قدر میں اضافہ کرتا ہے۔

آٹھویں مقالہ کا عنوان ہے ''عہد نبویؐ کی سیاست کاری کے اصول'' یہ حسب ذیل عنوانات پر مشتمل ہے مکہ کی اہمیت تبلیغ رسالت، اندرونی استحکام، انسانی خون کی عزت، فنون حرب کی ترقی و استفادہ، خبر رسانی اور ناکہ بندی، معاشی دباؤ، غنیم کے دوستوں کو توڑ لینا، دشمنوں سے گھیرنا، دعایہ کاری، دشمن کے ایک طبقے کو موہ لینا، دشمن میں پھوٹ ڈلوانا، معزز دشمنوں کا اسلام میں بھی اعزاز۔

اس ضمن میں صفحہ نمبر ۲۳۶ میں ایک نقشے کے ذریعہ جبل الطارق سے ملایا و جاوا تک مشارق و مغارب میں پھیلی ہوئی مسلم دنیا دکھائی گئی ہے اور صفحہ ۲۳۷ پر ایک نقشے کے ذریعہ رسول اللہؐ کی سیاست خارجہ کے سلسلہ میں مختلف ممالک وریاستیں دکھائے گئے ہیں۔

نویں مضمون کا عنوان ہے ''تالیف قلبی (عہد نبویؐ کی سیاست خارجہ کا ایک اہم اصول''۔

دسویں مضمون کا عنوان ہے ہجرت (نو آبادکاری) اس مضمون میں حسب ذیل ذیلی عنوانات پر بحث کی گئی۔

ترک وطن، عہد نبویؐ میں ہجرت کا تاریخی مفہوم، نومسلموں کو اسلامی علاقے میں آنے کا حکم دینا، نوآبادکاری یا مفتوحہ علاقے میں مسلمانوں کو بسانا، نظر بندی، تبادلہ آبادی، منتقلی وجلاوطنی۔

گیارہویں مضمون کا عنوان ہے۔ آنحضرتؐ اور جوانی۔

بارہویں مضمون کا عنوان ہے ''آنحضرتؐ کا سلوک نوجوانوں کے ساتھ'' اس کے آخر میں ایک ذیلی عنوان ہے اسپورٹس اور مردانہ کھیل۔

آخر میں ۵۳ صفحات پر مشتمل حروف تہجی کی ترتیب سے ایک اشاریہ ہے جس سے کسی بھی موضوع پر کوئی بات تلاش کرنا آسان ہوگیا ہے۔

7 محمد رسول ﷺ

سیرت کے موضوع پر یہ ایک باقاعدہ تصنیف ہے جو بنیادی طور پر انگریزی میں ترکی حکومت کی فرمائش پر لکھی گئی۔ اس کتاب کا انگریزی عنوان ہے: Muhammad Rasulullah۔ دوسو صفحات پر مشتمل یہ کتاب ۱۹۷۴ء مطابق ۱۳۹۴ھ میں حیدرآباد (دکن) سے چھپی ہے اور کراچی سے بھی ۱۹۷۹ء میں شائع ہوئی ہے اس کتاب میں مصنف کی مختلف زبانوں میں شائع ہونے والی بیس پچیس کتابوں اور مضامین کی فہرست بھی شامل ہے۔ (۳۱) بعد میں یہ کتاب ''رسول اللہ محمد کے نام سے ترکی میں بھی شائع ہوئی ہے۔ اس کا اردو ترجمہ نذیر حق نے کیا ہے جو ماہنامہ نقوش رسول اللہ ﷺ نمبر، جلد نمبر ۲ میں شامل ہے البتہ اس ترجمہ کے بارے میں مولف نے اپنی ذمہ داری سے لاتعلقی کا اظہار کیا ہے۔ (۳۲) اگرچہ یہ کتاب ۱۶ / ابواب میں تقسیم ہے مگر پوری کتاب کے مضامین کو کل ۴۲۱ دفعات یا پیراگرافوں کی شکل میں بیان کیا گیا ہے ابواب کو بھی مزید ذیلی عنوان میں تقسیم کیا گیا ہے مگر دفعات کا سلسلہ آخر تک جاری رکھا۔ مثلاً باب اوّل کا عنوان ہے ''تعارف'' تمہیدی بیان کے بعد ذیلی عنوان ہے ''نسب وولادت'' اس کے بعد ذیلی عنوان ہے شادی اور عائلی زندگی۔ پھر روحانی تحقیق کا محرک اور آخر میں اللہ کا جدید ترین منشور۔

باب دوم کا عنوان ہے'' دنیا دین کیوں؟'' اس میں بھی تمہیدی بیانات کے بعد حسب ذیل عنوانات ہیں ''زرتشتی مذہب، برہمنیت (ہندومت) بدھ مت، صابیت، یہودیت اور عیسائیت ان ذیلی عنوانات کے تحت ان مذاہب وعقائد کی بے ثباتی دلیل سے ثابت کی گئی ہے۔

باب سوم کا عنوان ہے'' پیغام اور اس کے متعلقات'' اس میں بھی تمہیدی بیان کے بعد حسب ذیل، ذیلی عنوانات ہیں: پیغمبر پر ایمان، آخرت پر ایمان اور صلوۃ یعنی نماز۔

باب چہارم کا عنوان ہے: ''تبلیغ اسلام اور اس کے نتائج'' اس عنوان میں بھی مسلسل مدلل تمہیدی بحث کے بعد صرف ایک ذیلی عنوان ہے''معراج'' اور اس پر یہ باب اختتام کو پہنچتا ہے۔

باب پنجم کا عنوان ہے: ''یثرب۔ مدینۃ النبیؐ'' یہ عنوان بھی تمہیدی بحث کے بعد مندرجہ ذیل عنوانات پر مشتمل ہے: جمعہ کا پہلا اجتماع، مدینہ کو ہجرت کا فیصلہ، مہاجرین کی آبادکاری، مکیوں کا ردعمل، مدنی ریاست، اس ضمن میں میثاق النبی کے تحت دفعہ وار میثاق مدینہ بیان کیا گیا ہے اس کے بعد آخر میں دفاعی معاہدے ہیں۔

باب ششم کا عنوان ہے: '' مکہ سے تعلقات'' اور یہ حسب ذیل عنوانات پر مشتمل ہے: مالیاتی اصلاحات، تکمیل دین، خطبہ حجۃ الوداع اور حج کے معانی۔

باب ہفتم کا عنوان ہے: '' عرب قبائل سے تعلقات'' اس میں بھی مدلل تمہیدی بحث کے بعد حسب ذیل عنوانات قائم کیے ہیں۔ بنوسلیم، بنوہوازن اور بنوغطفان۔

باب ہشتم کا عنوان ہے: ''یہود سے تعلقات'' اس باب میں صرف مذکورہ قوم سے تعلقات پر بحث کی گئی۔

باب نہم کا عنوان ہے: '' خارجہ تعلقات'' اس عنوان کے تحت حسب ذیل عنوانات ہیں: بازنطین، مصر، حبشہ، ایران، یمن، عمان، بحران، سمارہ، ہندوستان، ترکستان اور چین۔

باب دہم کا عنوان ہے: '' اسلامی معاشرہ کی تنظیم'' اس عنوان کے تحت تمہیدی بحث کرتے ہوئے ارکان حکومت کا شجرہ نسب دکھایا گیا اور بتایا گیا ہے کہ مختلف قبائل کی ایک دوسرے سے رشتہ داری کو سمجھنے کے لیے یہ مددگار

ثابت ہوگا اس کے بعد اس ضمن میں ذیلی عنوان ''رسول اللہ کی تعلیمات کا تحفظ'' اسی پر تمہیدی بحث کے بعد دکھایا گیا کہ رسول اللہ ﷺ کی تعلیمات گردش زمانہ سے کیسے محفوظ رہیں۔اس کے بعد ذیلی عنوان کے طور پر قرآن حکیم، حدیث اور سنت اس کے بعد سیرت رسول اللہ ﷺ اور وثیقہ جات نبوی ﷺ کے تحت کتبے، خطوط رسول ﷺ کی ذاتی استعمال کی اشیاء پر بحث کی گئی۔پھر عقل اور فوق الفطرت کے ذیلی عنوانات کے تحت مدلل بحث کی گئی۔

باب یازدہم کا عنوان ہے: ''رسول اسلام کی تعلیمات'' اس باب میں رسول اللہ ﷺ کی تعلیمات پر مدلل بحث کر کے ان کی بالا دستی ثابت کرنے کے بعد اسلامی قوانین پر مجموعی بحث کی گئی اور نکتہ چینی کے عنوان سے ایک امریکی مشنری مصنف کی طرف سے طلاق اور تعدد ازواج، پر اٹھائے گئے اعتراض کا عالمانہ جواب دیا۔اس ضمن میں اسلام میں جہاد کے تصور اور اسلام کے تعزیری قوانین کے اثبات پر مدلل بحث کی۔

باب دوازدہم کا عنوان ہے: ''رسول اللہ ﷺ کی عائلی زندگی'' اس باب میں رسول اللہ ﷺ کی عائلی زندگی کے بارے میں تمہیدی بحث کرنے کے بعد ''اللہ سے معاملہ'' پر بحث اور اسی کے بعد ذیلی عنوان قائم کیا ہے، ملازم اور غلام جس میں اس نادار طبقے کی دستگیری میں اسلام کا منفرد کردار ثابت کیا اس کے بعد ذیلی عنوان قائم کیا گیا ہے ''ازواجِ مطہرات'' اس میں رسول اللہ ﷺ کی زندگی کے اطلاقی پہلوؤں پر مدلل بحث کی گئی اور رسول اللہ ﷺ کی شادیوں کے مقاصد کے بارے میں بتایا گیا ہے۔

باب سیزدہم کا عنوان ہے: ''دورِ نبوی ﷺ کا معاشرہ'' اس عنوان کے تحت قبائل عرب کی خصوصیات اور افادیت بیان کرنے کے بعد'' معاشرتی آداب، عقیقہ، اور عرب میں رائج مختلف رسوم و رواج پر بحث کی گئی ہے۔ معاشرے کی خصوصیات کے بعد اس کے تحت رسول اللہ ﷺ کی قائم کردہ معاشرہ کی خصوصیات کو بیان کیا گیا ہے۔ یہ سلسلہ کا آخری عنوان ہے۔جو اس بحث کا خلاصہ ہے۔

باب چہاردہم کا عنوان ''رسول اللہ ﷺ کے کام پر ایک نظر'' جس میں تمام مباحث کا خلاصہ بیان کیا گیا۔

باب نمبر پانزدہم کا عنوان ''رسول خدا کا وصال'' اس باب میں رسول اللہ ﷺ کی زندگی کے لمحات پر بحث کی گئی۔

باب ہشدہم کا عنوان ہے: ''تدفین اور جانشینی'' پر مفصل اور مدلل بحث کے بعد کتاب ختم کردی گئی۔(۳۳)

❽ Le Prophet de l; Islam Savie et Son Oeurve

(The Life & Work of the Prophet of Islam)

یہ کتاب بنیادی طور پر فرانسیسی زبان میں لکھی گئی اور مصنف نے اس کتاب میں رسول اللہ ﷺ کی پوری زندگی کو مختلف نظام ہائے حیات کے تحت مستند مصادر و مراجع کی بنیاد پر تصنیف کی۔ سیرت کے موضوع پر سب سے مربوط و مکمل کتاب ہے جس میں سابقہ تمام کتابوں سے وہ مضامین بھی شامل ہیں جن کو ان کتابوں میں شامل نہیں کر سکے اور جس کا اظہار آپ نے اپنی کتاب ''عہدِ نبویؐ میں نظام حکمرانی'' کی طبع ثالث کے پیش لفظ میں کیا ہے۔ (۳۴) اب دیکھتے ہیں، وہ کون سے مضامین و ابواب ہیں جو مذکورہ تصنیف میں شامل نہیں ہو سکے، اور اس فرانسیسی کتاب میں شامل کیا گئے۔ لکھتے ہیں:

> ''البتہ جغرافیہ سیرت ابھی ذہن میں ہے۔ مشاہد سفر و حضر قبائلی دیار نیز بلاد عرب، پہاڑ، وادیاں، سب کے متعلق محل وقوع اور عام معلومات فراہم کرنا ہے۔ شاید خدمت نبویہ کی آئندہ کوئی اور چیز بھی ذہن میں آئے۔'' (۳۵)

ڈاکٹر صاحب نے اپنی تمنا پوری کر دی مگر فرانسیسی یا انگریزی میں مثلاً عہد نبویؐ کے میدان جنگ کے تذکرہ میں خیبر کے حاشیہ میں لکھتے ہیں:

> ''اس کے لکھنے کے بعد خیبر جا سکا اور کتاب مذکورہ کے انگریزی ایڈیشن میں اس کے متعلق معلومات بڑھا سکا۔'' (۳۶)

دراصل اس کتاب کی جلد دوم میں زیادہ تر رسول اللہ ﷺ کے نظام حکمرانی ہی کو موضوع بحث بنایا گیا۔ چونکہ کتاب فرانسیسی میں ہے۔ اس لیے بیشتر مسلم اہل علم و دانش کے لیے استفادہ کرنا آسان نہ تھا۔ اس مشکل کو ڈاکٹر محمود احمد غازی نے حل کر دیا۔ انہوں نے اس ضخیم کتاب کی جلد اوّل کا انگریزی میں ترجمہ کیا اور ڈاکٹر محمد مصلح الدین اسلامک ٹرسٹ کی طرف سے شائع کر دیا۔ جلد دوم ابھی باقی ہے۔ مذکورہ جلد اول بڑے سائز میں 9+522 صفحات پر مشتمل ہے جو پانچ ابواب ۵۱ فصلوں میں ۱۷۰۵ پیراگرافوں یا دفعات پر مشتمل ہے اور ہر فصل تفصیل کے لیے متعدد ذیلی عنوان پر منقسم ہے۔

باب اول کا عنوان ہے *The Introduction* (تعارف)۔ اس میں مندرجہ ذیل سات فصلیں ہیں:

1- " The Prophet of Islam : Why to Study his life.

پیغمبر اور اسلام، مطالعہ سیرت کی ضرورت و اہمیت

2- " Material and Primary Sources"

مواد اور ابتدائی ماخذ

3- " Environment and Circumstances? "

حالات اور ماحول

4- " Choice of the Venue."

جگہ کا انتخاب

5- " Choice of Macca as Centre. "

مرکز کے طور پر مکہ کا انتخاب

6- The Choice of Muhammad for the supreme Divine Mission.

اعلیٰ الٰہی مشن کے لیے محمد ﷺ کا انتخاب

7- " The Prophet's Ancestors."

رسول اللہ ﷺ کے اجداد

باب دوم کا عنوان ہے *The Appearance* (بعثت نبویؐ) اس باب میں مندرجہ ذیل فصلیں ہیں:

1- " Birth of Muhammad. "

رسول اللہ ﷺ کی پیدائش

2- " The Orphan at the Uncle House. "

یتیم اپنے چچا کے گھر میں

3- " War of Profanation and the order of Chivalry. "

ایک غیر مقدس جنگ اور ناداروں کی دادرسی کی تنظیم

4- Life of Independence.

خودمختار زندگی

5- Marriage and Family Life

شادی اور عائلی زندگی

6- Awaking of Religions Conseience.

مذہبی احساس ذمہ داری کی بیداری

باب سوم کا عنوان ہے *Mission* (دعوت و اعلان تبلیغ) اس میں حسب ذیل فصلیں ہیں:

1- Beginning of the Mission

دعوت و تبلیغ کا آغاز

2- Communication of the Divine Message

پیغام الٰہی کا رابطہ

3- Emigration to Abyssinia

حبشہ کی طرف ہجرت

4- Social Boycott

سماجی بائیکاٹ

5- In Search of Asylum

ایک پناہ گاہ کی تلاش

6- Mirej and Miracles

معراج اور معجزات

7- Islamization of Madina

مدینہ میں نفاذِ اسلام

8- The Women's Role in Islam Before the Hijrah

ہجرت سے پہلے خواتین کا کردار

چوتھے باب کا عنوان ہے *The Hijrah or Immigration to Madinah* (ہجرت یا مدینہ میں آباد)

اس باب میں مندرجہ ذیل فصلیں ہیں:

1- First Measures taken in Madina

مدینہ میں پہلا کام

2- Organising a Community

ایک قوم کو منظم کرنا

3- Constitution of the State

ریاست کا دستور

پانچویں باب کا عنوان ہے *The Political Religious Life* (مذہبی سیاسی زندگی)

اس باب میں مندرجہ ذیل فصلیں ہیں:

1- Relations with the Quraish of Mecca.

قریش مکہ کے ساتھ تعلقات

2- The Ahabish Tribe

قبائل احابیش

3- Relations with the Abyssians

حبشہ والوں سے تعلقات

4- The Origional of the letter of the Prophet to Nagus.

نجاشی کے نام رسول اللہ ﷺ کے اصل مکتوب نبویؐ

5- Relations with Egypt.

مصر سے تعلقات

6- The Original of the Letter to the Moqauquis

مقوقس کے نام اصل مکتوب نبویؐ

7- Relations with the Byzantine Empire

بیزنطینی بادشاہت سے تعلقات

8- Original of the Letter to Heraclius

ہرقل کے نام اصل مکتوب نبویؐ

9- Relations with Iran

ایران سے تعلقات

10- Original of the Prophet's Letter to Kisra

کسریٰ کے نام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اصل مکتوب

11- Relations with the Iranian Colonies

ایرانی نوآبادیات کے ساتھ تعلقات

12- Tje Original of the Letter to Al-Mundhir

المنذر کے نام اصل مکتوب نبویؐ

13- The Original of the Letter of the Prophat to the Sovereigns, Jafar and Abd of Uman.

خودمختار جعفر اور عبد عمان کے نام اصل مکتوب نبویؐ

14- Arab Tribes of the Peninsula

جزیرہ نمائے عرب کے قبائل

15- The Ambassador Par Excellence Amr Ibn Umaiyah

عمرو بن امیہ کی کامیاب سفارت کاری

16- Other Arab Tribes

دیگر عرب قبائل

17- Hawazin Tribe and Town of Taif

قبیلہ ہوازن اور شہر طائف

18- Other Tribes

دیگر قبائل

19- Denunciation of the Pacts of the Alance with Pagans.

کفار سے اتحادی معاہدہ کی تنسیخ

20- Appostasy and Rebellion of Certain Tribes

بعض قبائل کا دعویٰ نبوت اور بغاوت

21- Relations with the Jews

یہودیوں سے تعلقات

22- Jews Outside Madina

مدینہ سے باہر کے یہود

23- Relations with the Christions

عیسائیوں سے تعلقات

24- Jesus Christ and Christianity According to the Quran.

عیسیٰ علیہ السلام اور مسیحیت، قرآن حکیم کی نظر میں

25- Other Religions

دیگر مذاہب

26- The Frontiers and Administrative Division of the State.

ریاست کی سرحدیں اور انتظامی معاملات

مصنف نے اس کتاب کو صرف اپنی زندگی بھر کے مطالعہ کا ثمر ہی قرار نہیں دیا بلکہ مسلسل تحقیق و جستجو کا نتیجہ قرار دیا اور انگریزی ترجمہ کے بارے میں یہ بھی کہا کہ یہ انگریزی متن فرانسیسی ایڈیشن کا صرف ترجمہ نہیں بلکہ متعدد اضافوں اور تصحیح پر مشتمل ہے۔(۳۷)

⑨ سیرت ابن اسحاق کی بازیابی

حدیث کے موضوع پر ''صحیفہ ہمام بن منبہ'' کی طرح ''سیرت ابن اسحاق'' کی بازیابی اور تحقیق و تعلیق کے ساتھ منظر عام پر لاکر شائقین سیرت اور محققین علوم سیرت کے لیے دستیاب کر دینا ڈاکٹر محمد حمید اللہ ایک اہم کارنامہ ہے۔ رائج ترین قول کے مطابق سیرت رسول اللہ ﷺ کے موضوع پر یہ ایک قدیم ترین تالیف ہے اور ہر دور میں اسے علمی دنیا میں شہرہ آفاق حیثیت حاصل رہی ہے اور وہ تمام مصنفین جنہوں نے سیرت کے موضوع پر قلم اٹھایا ہے انہوں نے اس کتاب کو صحیح ترین اور مستند ترین ماخذ اور مرجع قرار دیا ہے اور علمائے سیرت کا اس بات پر تقریباً اجماع ہے کہ مغازی اور ظہور اسلام سے لے کر رسول اللہ ﷺ کی وفات تک قرون اولیٰ کے متعلق ان کی خبروں کا قابل اعتماد ماخذ یہی تاریخ ہے۔ لیکن مرورِ زمانہ کے ساتھ ساتھ یہ کتاب ناپید ہوگئی تھی یہاں تک کہ اس کا ایک بھی مکمل نسخہ دنیا میں موجود نہ رہا۔ اور گمان ہو چکا تھا کہ یہ کتاب تمام و کمال صفحہ ہستی سے ناپید ہو چکی ہے اور اس کا کوئی بھی حصہ دستیاب ہونے کا امکان نہیں ہے۔

بالآخر ڈاکٹر محمد حمید اللہ کی تحقیقی جستجو نے اس نادر علمی نسخہ کو منظر عام پر لانے میں اہم کردار ادا کیا انہوں نے اس کی تصحیح اور مراجعت میں انتہائی صبر سے کام لیا اور اس اسلامی علمی ورثہ کی اشاعت کا اہتمام کیا۔ انہوں نے مسلمانوں کے ہاں علمی تاریخ پر تحقیق بحث کرتے ہوئے اس کتاب کا مقدمہ لکھا ہے اور جملہ مصادر کو کھنگال کر ابن اسحاق کی زندگی اور ان کے علمی کارنامے پر خلاصہ کی شکل میں سیر حاصل تبصرہ کیا اور اس کے مقدمے کے آخر میں جملہ مصادر کی فہرست شامل کردی۔ اس کتاب کی تصحیح اور مقابلہ میں استاذ سید محمد طاہر فاس شریک رہے۔ اس کتاب کا اردو ترجمہ نور الٰہی ایڈووکیٹ نے کیا اور پہلی دفعہ نقوش رسول نمبر جلد یازدہم شمارہ نمبر ۱۳۰ مورخہ جنوری ۱۹۸۵ء میں شائع ہوا۔ اختتام پر ''محاکمہ سیرت ابن اسحاق'' کے عنوان سے محقق و مدون ڈاکٹر محمد حمید اللہ کا ایک فاضلانہ مقالہ شامل کیا جو صفحہ ۲۵۵ سے ۳۹۵ پر محیط ہے۔ جس میں مصنف کتاب کے احوال و آثار پر گفتگو کی گئی ہے۔ (۳۸)

حواشی وحوالہ جات

۱۔ محمد حمید اللہ، ڈاکٹر، عہد نبویؐ میں نظام حکمرانی (نظر ثانی واضافہ شدہ) کراچی، اردو اکیڈمی، سندھ، ۱۹۸۱ء ص ۷۔

۲۔ ایضاً: ص ۷۔

۳۔ محمد حمید اللہ، ڈاکٹر، عہدِ نبویؐ کے میدان جنگ (تدوین واضافہ) محمد میاں صدیقی، راولپنڈی، علمی مرکز طبع اول، اگست ۱۹۹۸ء، ص ۱۰۱۔۱۰۲۔

۴۔ محمد حمید اللہ، رسول اکرمؐ کی سیاسی زندگی، کراچی، دارالاشاعت، اشاعت ہفتم، ۱۹۸۷ء ص ۵۔

۵۔ ایضاً ص ۶۔

۶۔ الاحزاب ۳۳: ۲۱۔

۷۔ آل عمران، ۳۱۔۳۲۔

۸۔ محمد حمید اللہ، رسول اکرم کی سیاسی زندگی، ص ۶۔

۹۔ محمد حمید اللہ، ڈاکٹر، عہد نبوی میں نظام حکمرانی، ص ۹۔

۱۰۔ ایس ایم زمان، ڈاکٹر، حرف تقدیم محمد حمید اللہ، ڈاکٹر، خطباتِ بہاولپور، اسلام آباد، ادارۂ تحقیقاتِ اسلامی، اشاعت چہارم، ۱۹۹۲ء۔

۱۱۔ محمد حمید اللہ، ڈاکٹر، پیش لفظ مؤلف برائے اشاعت سوم، ایضاً ص ۸۔

12- Muhammad hamidullah, Dr. The Prophet's Establishing, a state and his succession, Islamabad, Pakistan Hijra Council, 1408 A.H, 1988. A.C. Preface

۱۳۔ نفس مصدر، این، اے بلوچ، ایضاً ص ۱۱۷۔۱۱۱۔

۱۴۔ محمد حمید اللہ، ڈاکٹر، عہدِ نبویؐ کے میدان جنگ، ص ۱۹۔

۱۵۔ محمد حمید اللہ، ڈاکٹر، رسول اکرمؐ کی سیاسی زندگی، ص ۳۱۱۔

۱۶۔ محمد حمید اللہ، ڈاکٹر، مرتبہ، سیاسی وثیقہ جات از عہد نبویؐ تا بہ خلافت راشدہؓ (مترجم مولانا ابو یحییٰ امام خان نوشہروی) لاہور مجلس ترقی ادب، طبع اول، ۱۹۶۰ء، ص ۶۔۵۔

۱۷۔ نفس مصدر، محمد حمید اللہ، ڈاکٹر، ایضاً ص ۶۔

۱۸۔ ایضاً ص ۱۔

۱۹۔ ایضاً ص ۱۔۱۸۔

۲۰۔ ایضاً،ص۳۱۱۔

(ii) رسول اکرمؐ کی سیاسی زندگی، ایضاً ص۲۱۱۔

۲۱۔ غازی، محمود احمد، ڈاکٹر، مقدمہ عہدِ نبویؐ کے میدان جنگ، ص۱۴۔

۲۲۔ محمد حمید اللہ، ڈاکٹر، عہدِ نبویؐ کے میدان جنگ، ص۲۰۔

۲۳۔ ایضاً، ص۱۶۔

۲۴۔ محمد حمید اللہ، ڈاکٹر، عہدِ نبویؐ میں نظام حکمرانی، ص ۷۔

۲۵۔ ایضاً، ص ۷۔

۲۶۔ ایضاً، ص ۷۔

۲۷۔ محمد رضی عثمانی، عرض، ناشر، رسول اکرمؐ کی سیاسی زندگی، ص۳۔

۲۸۔ محمد حمید اللہ، ڈاکٹر، عہدِ نبویؐ میں نظام حکمرانی، ایضاً، ص ۷۔

۲۹۔ ایضاً، ص ۷۔

۳۰۔ ایضاً، ص ۸۔

۳۱۔ ایضاً، ص ۷۔

۳۲۔ محمد حمید اللہ، ڈاکٹر، خطباتِ بہاولپور، ص۳۸۲۔

۳۳۔ محمد حمید اللہ، ڈاکٹر، محمد رسول اللہ، ترجمہ نذیر حق، نقوش رسول نمبر جلد دوم شمارہ نمبر۳۰، لاہور، ادارۂ فروغ اردو، دسمبر ۱۹۸۲ء، ص۶۸۲۔۱۱۲۔

۳۴۔ محمد حمید اللہ، ڈاکٹر، عہدِ نبویؐ میں نظام حکمرانی، ص ۸۔

۳۵۔ ایضاً، ص ۷۔

۳۶۔ ایضاً، ص ۷۔

37- Muhammad Hamudullah, Dr, The Life and Work of Prophet of Islam, Vol.1, Translated, by Ghazi, Mahmood Ahmed, Islamabad, Dr. Muslihuddin Islamic Trust Islamabad, 1998. Preface to the First English Edition, P (III)

۳۸۔ محمد حمید اللہ، ڈاکٹر، سیرت ابن اسحاق، مسماۃ بکتاب المبتدا والمبعث والمغازی، جسے اہل علم تیرہ سو سال سے ڈھونڈ رہے تھے، تالیف محمد اسحاق بن یسار، ترجمہ نور الٰہی ایڈووکیٹ، لاہور، ادارۂ فروغ اردو، نقوش رسول نمبر جلد یازدہم، شمارہ نمبر ۱۳۰، جنوری ۱۹۸۵ء، ص۳۹۵۔۱۔